سلسلہ نمبر ۱

سورۂ یٰسٓ کی برکات



مولانا محمد ارشاد

خلیفہ مجاز

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

infomajliseirshad@gmail.com | www.majliseirshad.org

تیرے عاشق کو لوگوں نے سمجھا ہے کم

سارے عالم کو خاطر میں لائے نہ ہم
جانے کیا پاگئے جانِ عالم سے ہم

صبحِ گلشن نہ ہو کیوں مری شامِ غم
غم ہی میں پاگئے آپ کو بھی تو ہم

لب ہیں خنداں جگر میں ترا درد و غم
تیرے عاشق کو لوگوں نے سمجھا ہے کم

میرا مقصود ہرگز نہیں کیف و کم
تیری مرضی پہ سَر میرا تسلیم خم

ہورہا ہے ترا درد کیوں بیش و کم
راز دارِ محبت سے پوچھیں گے ہم

تھمتے تھمتے اگر اشک جائیں گے تھم
آتشِ غم مرے دل میں ہوگی نہ کم

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اخترؔ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

سلسلہ نمبر ۱

سورۃ یٰسٓ کی برکات

از افادات

جناب محمد ارشاد اعظم صاحب

خلیفہء مُجازِ بیعت

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ

حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ضروری تفصیل

نام وعظ: سورۃ یٰس کی برکات

نام واعظ: جناب محمد ارشاد اعظم صاحب

تاریخ وعظ: ۲۵ ربیع الثانی ۱۴۳۱ھ مطابق ۱۱ اپریل ۲۰۱۰ء بروز اتوار

وقت: بعد نماز مغرب

مقام: جامع مسجد عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ایف سی ایریا کراچی۔

موضوع: یٰسین شریف کے فضائل وبرکات

اشاعت اول: ۲۵ صفر ۱۴۳۶ھ مطابق ۱۸ دسمبر ۲۰۱۴ء

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان
۵	حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک واقعہ
۶	تلاوتِ قرآن پر اللہ کے یہاں قیمت
۷	حافظ قرآن کی فضیلت
۸	کلامِ خالق بہ زبانِ خلق
۸	سورہ یٰسین کا دیگر آسمانی کتابوں میں ذکر
۹	سورۃ یسین کی تلاوت سے تمام حاجتیں پوری ہونا
۱۰	قرآن مجید کا دل
۱۰	حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی امت سے خواہش
۱۱	اللہ جلّ جلالہ کا سورۃ یٰس کا خود تلاوت فرمانا
۱۳	ایک مرتبہ سورۃ یٰس پڑھنے پر دس قرآن کا ثواب
۱۵	امام ناصر الدین بستی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ
۱۷	حفظ حمل کا مجرب عمل
۱۹	سورۃ یٰس حفظ کرنے کے فضائل
۲۰	دعا
۲۱	حوالہ جات

سورۃ یٰسٓ کی برکات

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلاَمٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ

الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یٰسٓ ﴿١﴾ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ ﴿٢﴾ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿٣﴾ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿٤﴾

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک واقعہ

ایک واقعہ سے ابتداء کرنے کو جی چاہ رہاہے اور وہ واقعہ یہ ہے کہ سید الطائفہ شیخ العرب والعجم حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ایک بازار سے گزر رہا تھا۔ اُس بازار میں مَیں نے دیکھا کہ ایک آدمی حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ کا لکھا ہوا دردنامہ غم ناک۔ یہ اشعار کا مجموعہ ءکلام ہے حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ صاحب کا، وہ اشعار کا مجموعہ پڑھ کر لوگوں کو سنا رہا تھا اور ساتھ ساتھ اس کی تشریح بھی کررہا تھا۔ دیکھو کتنے پیارے پیارے اشعار ہیں۔ جب حاجی صاحب نے دیکھا کہ میرا ہی کلام یہ لوگوں کو پڑھ کر سنا بھی رہاہے اور تشریح بھی کررہاہے تو حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اس سے محبت ہو گئی اور فرمایا کہ میرا دل خوش ہو گیا کہ یہ لوگوں کو میرا کلام سنا رہاہے۔ اس شخص کو پتہ بھی نہیں تھا جس شخص کا یہ کلام ہے وہ یہاں قریب ہی موجود ہیں۔ لیکن حاجی صاحب سن رہے تھے کہ میرا کلام سنایا جارہاہے اس کی تشریح بھی کی جارہی ہے اور لوگوں کو اچھا لگ رہاہے۔ تو حاجی صاحب نے فرمایا کہ مجھے اس شخص سے محبت ہو گئی، وہ مجھے بہت اچھا لگا کہ وہ میرا کلام سنا رہاہے۔ جب مخلوق کا یہ حال ہے کہ جب اس کا کلام کوئی پڑھ کر سنا رہا ہو تو اس کو اس پڑھنے والے سے محبت ہو جاتی ہے کہ میرا کلام سنا رہاہے تو اللہ کو کتنا پیار آتا ہو گا اپنا کلام پڑھنے والے پر، قرآن کی تلاوت کرنے والے پر، کتنا پیار آتا ہو گا؟ جب مخلوق کا یہ حال ہے تو اللہ تعالیٰ تو خالق ہیں۔

تلاوتِ قرآن پر اللہ کے یہاں قیمت

اب دوسری مثال ہے: جانوروں کے بازار میں طوطے فروخت ہوتے ہیں۔ ہزاروں روپوں کا طوطا، کیوں یہ ہزاروں روپے کا ہے؟ تو کہا جاتا ہے کہ یہ کلمہ پڑھتا ہے یا یہ اللہ اللہ کا ذکر کرتا ہے یا قرآن کریم کی کئی آیات اس کو یاد ہیں یا انسانوں کی طرح یہ کلام کرتا ہے۔ جیسا جس طوطے کی صلاحیت ہو اس حساب سے اس طوطے کی قیمت لگتی ہے اور اس کو لوگ خریدتے ہیں۔ بعض اوقات منہ مانگے پیسوں میں بھی اُس کو خرید لیا جاتا ہے کہ یہ بولنے والا طوطا ہے اور خوشی سے اس کی قیمت ادا کی جاتی ہے۔ تو ہمارا بھی یہ حال ہے دیکھیے مخلوق ہو کر جب ہم طوطے کو دیکھتے ہیں کہ طوطا ہو کر یہ ہماری طرح ہی بول رہا ہے، ہمارا کلام یعنی انسان کا کلام اس کی زبان پر جاری ہے تو ہم اس کی بڑی زبردست قیمت لگاتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کا کلام جس کی زبان پر جاری ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی کیا قیمت لگائیں گے؟ آپ خود اندازہ لگا لیجیے کہ اللہ کا کلام جس کی زبان پر جاری ہو تو اللہ بھی اسی نظر سے دیکھتے ہیں یہ ہے میرا بندہ اور بندہ ہو کر میرا کلام اس کی زبان پر ہے۔ جیسے ہم دیکھتے ہیں کہ طوطا ہو کر اس کی زبان پر انسانوں والا کلام ہے تو اللہ بھی اسی نظر سے دیکھتے ہیں کہ یہ مخلوق ہو کر خالق والا کلام اس کی زبان پر ہے۔ تو اللہ کو بھی پیار آتا ہے۔ اللہ کے ہاں جو قیمت لگتی ہے، اس کو کون سمجھ سکتا ہے۔

حافظِ قرآن کی فضیلت

في الجنة نهر يُقال له الريان عَليهِ مَدِينَة من مرجان لَهَا سَبعُونَ ألف بَاب من ذهب وَفِضة لحامل القُرآن۔ (۱)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایک نہر ہے، اس کا نام ریان ہے، اس پر ایک مرجان (جو بہت قیمتی موتی ہوتا ہے) اس نہر پر قیمتی موتی سے پورا شہر بنا ہوا ہے اور قرآن میں بھی اس کا ذکر آیا ہے، لولو اور مرجان بہت قیمتی موتی ہوتے ہیں۔

يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ

ترجمہ: ان دونوں سے موتی اور مونگا بر آمد ہوتا ہے۔

اور اس شہر کے ستر ہزار دروازے سونے اور چاندی کے ہیں اور اس شہر کی ساری دولت اور محلات، قرآن کے حافظ کو دیا جائے گا۔ اور یہ چھوٹا سا انعام ہے اور اس سے بھی بڑے بڑے انعامات حافظِ قرآن کے لیے ہیں۔

کلامِ خالق بہ زبانِ خلق

مَیں نے طوطے کی قیمتوں کے بارے میں ایک صاحب سے پوچھا کہ گرے پیرٹ کی قیمت ۷۵ ہزار روپے کیوں ہے؟ تو ان صاحب نے بتایا کہ ''یہ طوطا ایسی صلاحیت رکھتا ہے کہ جو آپ اس کو سکھا دیں گے وہ تھوڑی ہی دیر میں وہ ہی چیز بولنے لگے گا، اس لیے اس کی قیمت ۷۵ ہزار روپے ہے۔''

طوطا ہو کر قیمت دیکھیں، وہ اس لیے کہ اس طوطے کی زبان پر انسان کا کلام ہے تو انسان اُس کی قیمت ۷۵ ہزار روپے لگا رہا ہے۔ یہ اس چھوٹے سے طوطے کی کوئی کم قیمت نہیں ہے۔ اور اگر خالق کا کلام انسان کی زبان پر آجائے تو اللہ کے ہاں بھی اس کی زبردست قیمت لگتی ہے۔ جب مخلوق ہو کر ہمارا یہ حال ہے تو اللہ تعالیٰ تو صفت خالقیت کے ساتھ پیار فرماتے ہیں۔ اس لیے اللہ کے کلام کا ایک جُزہے سورہ یٰسین اور جس طرح ماں اپنے بچے کو پیار کرتی ہے تو فرطِ محبت کبھی کہتی ہے راجا، تو کبھی کہتی ہے گُڈّا اور کبھی کہتی ہے شہزادہ۔ اس بچے کا نام تو ایک ہی ہوتا ہے مگر ماں محبت کی وجہ سے اس کو مختلف ناموں سے پکارتی ہے اور پیار بھی کرتی ہے۔

سورہ یٰسین کا دیگر آسمانی کتابوں میں ذکر

اللہ تعالیٰ نے بھی سورہ یٰسین کے بہت سے نام رکھے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے کلام سے محبت کی علامت ہے۔ اس سورت کا نام قرآن مجید میں یٰسین ہے۔ تورات میں

اس سورت کا نام منعمہ ذکر ہے۔ تورات میں بھی سورہ یٰسین کا ذکر ہے۔(۲) آپ اندازہ لگایے کہ دوسرے کلاموں میں اس سورت کا ذکر موجود ہے اور وہاں اس کا نام منعمہ ہے۔ انعام والی سورت۔ یہ دنیا اور آخرت کے انعامات اور بھلائیوں پر یہ سورت مشتمل ہے۔ اسی لیے اس سورت کو منعمہ کا لفظ دیا گیا اور کہیں پر اس کو کہا گیا خافضہ اور کہیں کہا گیا رافعہ پست کرنے والی یعنی جو اللہ کے نافرمان ہیں ان کے درجوں کو پست کرنے والی سورۃ ہے، کیوں کہ اس میں ذکر ہے:

اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓی اَفْوَاهِهِمْ وَ تُكَلِّمُنَآ اَیْدِیْهِمْ وَ تَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ

ترجمہ: آج ہم ان کے منہوں پر مہر لگادیں گے۔(جس سے یہ عذر باطل نہ کر سکیں)۔اور ان کے ہاتھ سے کلام کریں گے اور ان کے پاؤں شہادت دیں گے جو کچھ یہ لوگ کیا کرتے تھے۔

اہل جہنم کا ذکر ہے تو یہ ہے گویا پست کرنے والی اور رافعہ بڑھانے والی، بلند کرنے والی یعنی اللہ کے فرمانبردار بندوں کے درجوں کو بڑھانے والی سورۃ ہے۔

سورۃ یٰسین کی تلاوت سے تمام حاجتیں پوری ہونا

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس کا نام یٰسین حدیث شریف میں فرمایا ہے۔

مَنْ قَرَأَ یٰسین فِي صَدْرِ النَّهَارِ، قُضِیَتْ حَوَائِجُهُ(۳)

جو شخص دن کے آغاز میں یعنی صبح کے وقت سورہ یٰسین پڑھ لے تو اس کی سارے دن کی حاجتیں، ضرور تیں اللہ تعالیٰ پوری فرمادیتے ہیں، کیوں بھئی سستا سودا ہے یا نہیں؟ اور سب سے بڑی حاجت ہماری کیا ہے کہ ہم سے دن بھر میں کوئی گناہ نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہماری حفاظت رکھے، دین کے اعتبار سے بھی حفاظت رہے اور دنیا کے اعتبار سے بھی حفاظت رہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص دن کے شروع میں سورہ یٰسین پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کی دن بھر کی تمام حاجتوں کو پورا فرماتے ہیں۔

قرآن مجید کا دل

اور ایک روایت میں فرمایا ہے، لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبٌ وَقَلْبُ الْقُرْآنِ يس کہ ہر چیز کا کوئی دل ہوا کرتا ہے۔ دل سے مراد اس چیز کا خاص حصہ ہے۔ ہم بھی سنتے ہیں کہ فلاں عمارت شہر کے قلب میں واقع ہے۔ اب ہم کہیں گے کہ شہر کا دل ہی نہیں ہوتا؟ اس سے مراد یہ ہے کہ فلاں عمارت شہر کے ایسی جگہ پر واقع ہے جو شہر کا خاص حصہ ہے تو اس کو قلب کہہ دیا جاتا ہے۔ ہر چیز کا دل ہوا کرتا ہے قلب ہوا کرتا ہے اور قرآن کریم کا دل سورہ یٰسین ہے۔ (۴) یعنی یٰسین شریف قرآن کریم کا انتہائی خاص حصہ ہے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت سے خواہش

ایک روایت میں آتا ہے:

لَوَدِدْتُ أَنَّهَا فِي قَلْبِ كُلِّ إِنْسَانٍ مِنْ أُمَّتِي» يعني: يس.

سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ سورہ یٰسین میرے ہر امتی کے دل میں ہو۔ (۵)

ہر امتی کے دل میں ہونے سے کیا مراد ہے؟ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمنا یہ ہے کہ سورہ یٰسین کو ہر امتی یاد کرلے۔ لہٰذا جو سورہ یٰسین یاد کرلے تو اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تمنا کو اور خواہش کو پورا کر دیا۔

اگر آپ کی خواہش اور تمنا کوئی پوری کر دے تو آپ کو کیسی خوشی ہو گی اس سے ؟۔ لہٰذا ہم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو راضی کرنا چاہتے ہیں کہ ہمارے نبی ہم سے خوش ہو جائیں تو سورہ یسین یاد کر لیجیے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تمنا اور خواہش کو پورا کر دیجیے۔

اچھا ایک بات اور بھی ہے کہ سورہ یٰسین یاد کر لینے سے قرآن کریم یاد کرنا انتہائی آسان ہو جاتا ہے۔ میں تو یہاں تک عرض کرتا ہوں کہ اگر کوئی حافظ پورا سال قرآن نہ پڑھے اور لیکن پابندی سے سورہ یٰسین پڑھتا رہے تو وہ رمضان میں قرآن سنا سکتا ہے۔ دیکھو

حفاظ یہاں موجود ہیں تجربہ کر کے دیکھ لو۔ مگر تجربہ کرنا نہیں، پڑھنا چاہیے روزانہ لیکن جو حافظ پڑھ نہ سکا کسی مجبوری سے لیکن سورہ یسین پابندی سے پڑھتا رہا تو وہ قرآن سنا سکتا ہے کیوں کہ قرآن کریم کے دل کو پڑھتا رہا اور قرآن کریم کے خاص حصے کو پڑھتا رہا تو عام حصہ خود ہی پڑھ لے گا۔ ان شاء اللہ۔

اللہ جلّ جلالہ کا سورۃ یٰس کا خود تلاوت فرمانا

ایک روایت میں فرمایا کہ إن الله قرأ طه ويس قبل أن يخلق آدم بألف سنة اللہ تعالیٰ نے سورہ یٰس کو اور سورۃ طٰہٰ کو حضرت آدم کے پیدا کرنے سے ایک ہزار سال پہلے تلاوت فرمایا۔ ان دونوں سورتوں کو خود اللہ تعالیٰ نے تلاوت فرمایا تو اس وقت کیا حال ہوا ہو گا۔۔۔۔(٦)

ساقی تیرا مستی سے کیا حال ہوا ہو گا
جب تو نے یہ مے ظالم شیشے میں بھری ہو گی

جب اچھے قاری صاحب کی قرآن کی تلاوت سے لوگ مست ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے جب تلاوت فرمائی ہو گی تو اس وقت فرشتوں کا کیا حال ہوا ہو گا۔

تو حضرت آدم کے پیدا کرنے سے ایک ہزار سال پہلے اللہ تعالیٰ نے ان دونوں سورتوں کی تلاوت فرمائی، سورہ یٰسین کی اور سورہ طٰہٰ کی۔ اور فرشتوں نے جب یہ تلاوت سنی تو ان کی زبان سے یہ الفاظ نکلے کہ طوبى لأمة ينزل عليها هذا مبارک ہیں وہ لوگ، مبارک ہے وہ امت جس پر یہ کلام مجید اترے گا۔ اللہ کا شکر ہے اس امت میں ہم لوگ شامل ہیں۔ اللہ کا لاکھ لاکھ احسان ہے کہ اللہ نے یہ کلام ہمیں دیا۔

وطوبى لأجواف تحمل هذا

اور مبارک بادی ہے اور خوش حالی ہے، ان سینوں کے لیے جو اس کلام کو اٹھائیں گے۔ یعنی یاد کریں گے۔ فرشتوں کی دعائیں مل رہی ہیں۔

وطوبیٰ لألسن تتکلم ھذا

اور خوش حالی ہے ان زبانوں کے لیے، مبارک بادی ہے ان زبانوں کے لیے جو اس کو تلاوت کریں گے۔

ایک اور روایت میں فرمایا کہ من قرأ (یس) ابتغاء وجہ اللہ تعالی غفر لہ ما تقدم من ذنبہ فاقرؤوھا عند موتاکم ،جو شخص سورہ یٰسین کو اللہ کی رضا کے لیے پڑھے اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں پس اس سورت کو اپنے مُردوں پر پڑھو اور ہم سب تو مغفرت کے محتاج ہیں، سورہ یٰسین کے پڑھنے پر اللہ رب العزت مغفرت فرمادیتے ہیں(۷)

ایک اور روایت میں یہ فرمایا کہ جو شخص سورہ یٰسین کو اخلاص سے پڑھ لے تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور اس روایت میں ترغیب بھی ہے کہ اپنے مُردوں کے لیے سورہ یٰسین کو پڑھا کرو، جو اس دنیا سے رخصت ہوگئے ہیں ان کو سورہ یٰسین پڑھ کر ایصال ثواب کر دیا کرو۔ تاکہ اگر خدانخواستہ ان پر جہنم کا بھی فیصلہ ہو گیا ہو تو اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمادیں، کیوں کہ سورہ یٰسین کی برکت سے مغفرت ہو جاتی ہے۔

ایک مرتبہ سورۃ یٰس پڑھنے پر دس قرآن کا ثواب

ایک اور روایت میں فرمایا کہ من قرأ یس مرۃ فکأنما قرأ القرآن عشر مرات جو شخص ایک مرتبہ سورہ یٰسین کو پڑھے اس کو دس قرآن کا ثواب ملتا ہے۔ اگر دس مرتبہ قرآن مجید ختم کرے اس کا ثواب ایک مرتبہ سورہ یٰسین پڑھنے پر مل جاتا ہے۔(۸) اچھا اس پر ایک اشکال بھی ہے کہ حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر ایک اشکال ذکر فرمایا ہے اور اس کا جواب بھی دیا ہے۔

فرمایا کہ بعض لوگوں نے یہ اشکال کیا ہے کہ یہ جو روایت میں آیا ہے کہ ایک مرتبہ سورہ یٰسین پڑھنے پر دس قرآن پڑھنے کا ثواب ملتا ہے تو یہ وہ دس قرآن ہیں جن میں سورہ یٰسین نہ پڑھی گئی ہو۔ سورہ یٰسین کے بغیر دس قرآن کا ثواب ملتا ہے ورنہ اگر سورہ یٰسین شامل

کر کے قرآن پڑھے جانے کا ثواب ملے تو پھر ہر قرآن پڑھنے پر دس دس قرآن کا ثواب ملنا چاہیے۔ لہٰذا بعض لوگوں نے یہ کہہ دیا کہ یہ جو دس قرآن مجید کا ثواب ملتا ہے تو یہ وہ دس قرآن ہیں جن میں سورہ یٰسین نہ پڑھی گئی ہو۔ تو حضرت نے فرمایا کہ یہ اشکال صحیح نہیں ہے اور پھر فرمایا کہ اگر اس اشکال کو صحیح مان لیا جائے تو بالکل ثواب ہی نہ ملنا چاہیے۔؟؟

کیوں کہ انتفاء الجزءِ انتفاء الکل ہے۔

جز کی نفی ہو جانے سے کل کی نفی ہونا لازم آتا ہے۔ لیکن اشکال تو اب بھی باقی رہا۔ تو فرمایا کہ اشکال کا جواب یہ ہے کہ یہ جو حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک مرتبہ سورہ یٰسین پڑھنے سے دس مرتبہ قرآن کریم پڑھنے کا ثواب ملتا ہے تو اس سے وہ سورہ یٰسین مراد ہے جو قصداً پڑھی گئی ہو اور جو تبعاً (قرآن کریم کی شروع سے آخر تک تلاوت کے دوران) پڑھی گئی ہو وہ اس میں شامل نہیں۔ تو اب اشکال ختم ہو گیا۔ دس مرتبہ جو قرآن پڑھنے کا ثواب ہوا اس میں بھی سورہ یٰسین شامل ہے تو وہ تبعاً پڑھی گئی، قصداً نہیں پڑھی گئی قصداً تو ایک ہی مرتبہ دفعہ پڑھی گئی تو بس حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ نے یہ اشکال کا جواب عطا فرمایا۔ اس سے وہ سورہ یٰسین مراد ہے کہ جو قصداً پڑھی گئی ہو، تبعاً پڑھی گئی ہو وہ مراد نہیں، ضمناً جو آ گئی ہو وہ مراد نہیں، جو قصداً پڑھی گئی ہو وہ مراد ہے۔ دس قرآن کا ثواب کوئی معمولی بات ہے؟

اللہ تعالیٰ نے سورہ یٰسین بہت بڑی نعمت ہمیں عطا فرمائی ہے اور روایت میں ہے کہ اس کو بھوک کی حالت میں کوئی پڑھ لے، بھوکا ہے کھانے کا سامان نہیں ہے، اس وقت سورہ یٰسین پڑھ لے، تو اللہ تعالیٰ اس کی بھوک کو ختم فرما دیتے ہیں۔ پیاس کی حالت میں پڑھ لے تو پیاس ختم ہو جاتی ہے اور اگر کھانا کم ہو جانے کا خوف ہو کہیں پر ضیافت ہو رہی ہے مہمان آئے ہوئے ہیں اور کھانا کم پڑنے کا خوف ہے تو سورہ یٰسین پڑھ لیجئیے۔ سورہ یٰسین اگر کوئی پڑھ لے تو اس سے کھانا کافی ہو جاتا ہے۔ تھوڑے سے کھانے میں برکت ہو جاتی ہے۔(۹)

اور اگر کسی عورت کے ہاں بچہ پیدا ہو رہا ہو اور اس میں مشکل ہو رہی ہو تو سورہ یٰسین کی برکت سے آسانی ہو جاتی ہے۔ کسی کی روح نکلنے میں دشواری ہو رہی ہو تو سورہ یٰسین کی برکت سے اس کی روح آسانی سے نکل جاتی ہے تکلیف نہیں ہوتی۔ اس لیے جب کوئی نزع

کے عالم میں موت کے قریب ہو تو اس کے پاس بھی آہستہ آواز سے سورہ یٰسین پڑھنی چاہیے تو روح نکلنے میں انتہائی آسانی ہوتی ہے تکلیف نہیں ہوتی۔(۱۰)

بچہ جننے میں انتہائی آسانی ہو جاتی ہے زیادہ تکلیف نہیں ہوتی اور اگر کسی کا جانور گم ہو جائے اور وہ سورہ یٰسین پڑھ لے تو اس کو اس کا جانور مل جاتا ہے۔ راستہ بھول جائے اور یٰسین پڑھ لے تو صحیح راستے پر آجاتا ہے اور اگر کسی کو ظالم بادشاہ یا دشمن کا خوف ہو تو اس وقت بھی سورہ یٰسین پڑھ لینے سے ظالم بادشاہ کا ظلم ٹل جاتا ہے اور مشکل آسان ہو جاتی ہے اور دشمن کا خوف بھی سورہ یٰسین کی برکت سے ٹل جاتا ہے اور کسی کو کوئی خاص حاجت و ضرورت پیش آجائے تو اس کے لیے ایک خاص وظیفہ ہے کہ چالیس مرتبہ سورہ یٰسین شریف پڑھ لی جائے تو وہ ضرورت پوری ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے وہ ضرورت پوری کر دیتے ہیں۔(۱۱)

امام ناصر الدین بستی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

امام ناصر الدین بستی رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ بیمار ہوئے اور ان پر غشی کے دورے پڑنے لگے تو ایک مرتبہ ایسی غشی طاری ہوئی کہ لوگوں نے سمجھا کہ یہ انتقال کر گئے ہیں۔ لوگوں نے ان کو غسل بھی دیا اور کفن پہنا کر قبر میں دفن کر دیا اور جب قبر میں دفن ہو گئے اس وقت ان کو قبر میں ہوش آیا۔ اب انہوں نے دیکھا کہ ارے بھئی میں تو قبر میں ہوں! شاید لوگ میری غشی کو یہ سمجھے کہ میں مر گیا تو لوگوں نے مجھے غسل بھی دے دیا کفنا دیا اور دفنا بھی دیا۔ لہٰذا وہ بات انہیں یاد تھی کہ چالیس مرتبہ سورہ یٰسین شریف پڑھی جائے تو اللہ تعالیٰ مشکل کو آسان فرمادیتے ہیں۔ لہٰذا انہوں نے سورہ یٰسین پڑھنی شروع کی۔ جب ۳۹ مرتبہ سورہ یٰسین پڑھ چکے اور چالیسویں مرتبہ شروع کی تو ایک کفن چور نے ان کی قبر کو کفن چرانے کی نیت سے کھودنا شروع کر دیا۔ اب ان کو آواز آرہی ہے اور ان کو محسوس ہوا کہ کوئی میری قبر کو کھود رہا ہے امام ناصر الدین بستی بہت بڑے عالم تھے۔ اب یہ آواز کو سن رہے ہیں کہ کوئی میری قبر کو کھود رہا ہے۔ لہٰذا انہوں نے چالیسویں مرتبہ جو سورہ یٰسین پڑھی تو آہستہ

آواز میں پڑھی۔ ادھر چالیسویں مرتبہ سورہ یٰسین پوری ہوئی ادھر چور بھی اپنا کام پورا کر چکا تھا یعنی قبر کھول چکا تھا۔ لہٰذا امام ناصر الدین بستی رحمۃ اللہ اٹھے اور قبر سے باہر آ گئے۔ اب جو اس چور نے ان کو دیکھا تو اس کا اسی وقت ہارٹ فیل ہو گیا اور ڈر گیا اور ڈر کے مارے اس کی موت واقع ہوئی۔

ایک اور واقعہ یاد آ گیا علامہ بدیع الزمان رحمۃ اللہ علیہ جن کا مقامات میں ذکر ہے۔ مقامات جو ہمارے ہاں ادب کی کتاب پڑھائی جاتی ہے اس میں اس واقعہ کا ذکر ہے۔ ان کے ساتھ بھی یہ ہی واقعہ پیش آیا اور ان کو بھی لوگوں نے مردہ سمجھ کر دفنا دیا۔ علامہ بدیع الزمان ادب کے بہت عالم گزرے ہیں۔ عالم بھی تھے لیکن عربی ادب میں ان کا زیادہ مقام تھا۔ ان کو لوگوں نے دفنا دیا، اب جب ہوش آیا تو دیکھا کہ میں قبر میں ہوں تو قبر کی وحشت سے انتقال ہوا۔ ابھی دفنانے کا عمل پورا نہیں ہوا تھا کہ علامہ صاحب نے چیخ ماری۔ آواز باہر تک آئی تو لوگوں نے پھر قبر کو کھودنا شروع کر دیا دوبارہ ہٹائی مٹی وغیرہ تو لوگوں نے دیکھا کہ انہوں نے اپنے ہاتھ سے اپنی داڑھی پکڑی ہوئی ہے اور قبر کی وحشت سے انتقال ہو گیا۔

امام ناصر الدین بستی رحمۃ اللہ نے سوچا کہ اب اس کا کیا کیا جائے اور چور کو دیکھا وہ تو بالکل ٹھنڈا ہو چکا تھا۔ لہٰذا بہت افسوس ہوا اور پھر رات ہی کو شہر تشریف لے گئے اور سب کو دروازے کھٹکھٹا کے بتایا کہ بھئی دیکھو تم لوگوں نے مجھے مردہ سمجھ کر دفن کر دیا تھا میں تو بے ہوش ہوا تھا، مرا تھوڑی تھا اور اس واقعہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان سے اتنا بڑا کام لیا کہ انہوں نے قرآن کریم کی پوری تفسیر لکھی تفسیر امام ناصر الدین نے اس واقعہ کے بعد یہ تفسیر لکھی۔ پھر کہیں جا کر طویل عرصے بعد ان کا انتقال ہوا۔ یہ چالیس مرتبہ سورہ یٰسین پڑھنے کا وظیفہ انتہائی مجرب وظیفہ ہے اور ایک وظیفہ اور بھی ہے جو نسبتاً چھوٹا وظیفہ ہے۔

حفظ حمل کا مجرب عمل

آپ کو ایک چھوٹا وظیفہ اور بھی بتاتا ہوں اور وہ بھی نہایت مجرب ہے وہ یہ ہے کہ سورہ یٰسین میں سات مرتبہ مبین آیا ہے۔

وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ

ترجمہ: اور ہم نے ہر چیز کو ایک واضح کتاب میں ضبط کر دیا تھا۔(یعنی لوح محفوظ میں)

پہلا مبین یہی ہے اور اس کے بعد چھ مرتبہ اور آیا ہے۔ سورہ یٰسین میں سات مرتبہ مبین آیا ہے اور یاد رکھیے کہ سات کا عدد اللہ کو بہت محبوب ہے۔ ہفتے کے دن بھی سات ہیں، آسمانوں کی تعداد بھی سات ہے، زمین کے طبقات بھی سات، قرآن کی منزلیں بھی سات، طواف کے چکر بھی سات ہیں۔ سات کا عدد اللہ کو بڑا پسند ہے اور سورہ یٰسین میں مبین کا لفظ بھی سات ہی مرتبہ آیا ہے لہٰذا یہ مختصر عمل ہے۔ یہ چالیس مرتبہ یٰسین شریف والا تو اپنی جگہ بہت اہم ہے اور اس کا بھی لوگوں نے تجربہ کیا اور یہ امام ناصر الدین رحمۃ اللہ کا واقعہ شاہد ہے ۔ لیکن یہ جو سات مرتبہ مبین آیا ہے اس کا وظیفہ یہ ہے کہ سورہ یٰسین شروع کریں تو پہلی مرتبہ مبین تک پہنچے تو اب دوبارہ شروع سے سورہ یٰسین تلاوت کرنی شروع کر دیں۔ اب جو پہلا مبین آیا تھا اب اس مبین سے آگے بڑھ جائیے اب دوسرے مبین پر آکر رکیے۔ اب پھر دوبارہ سے سورہ یٰسین شروع کیجیے۔ اب جب دوبارہ شروع کریں گے تو اب پہلے اور دوسرے مبین کو چھوڑ کر تیسرے پر آکر رکیے۔ اب تیسرے پر رکیے تو اب پھر شروع سے پڑھتے ہوئے آیئے اور اب چوتھے پر رکیے اور پھر اسی طرح پانچویں پر، چھٹے پر اور پھر ساتویں کے بعد پھر پوری سورہ یٰسین پڑھیے اور پھر اس کے بعد جو دعا کرنی ہے کر لیجیے۔ جو دعا مانگنی ہو وہ مانگ لیجیے تو یہ بہت مجرب عمل ہے۔ کوئی مصیبت ہو، کوئی حاجت ہو اللہ پاک اس عمل کی برکت سے وہ حاجت پوری فرما دیتے ہیں اور مصیبت کو اللہ تعالیٰ ٹال دیتے ہیں اور کوئی مریض ہو تو اس کو یہی عمل کر کے پانی میں دم کر کے پلا دیں۔ اور بزرگوں نے ایک عمل اور لکھا ہے یہی سورہ یٰسین کا سات مرتبہ مبین کا ایک عمل اور بھی ہے۔ آج کل کمزوری کا زمانہ ہے بہت سی حاملہ عورتوں کے حمل ضائع ہو جاتے ہیں، اور بچے ضائع ہو جاتے ہیں۔ اس کے لیے بھی یہ بہت ہی مجرب عمل ہے۔ حفظ حمل کا یہ انتہائی مجرب عمل ہے۔ آپ ایک تالا چھوٹا سائز کا چائنا والے جو تالے آتے ہیں، وہ لے لیجیے۔ اس تالے کے دونوں طرف کا جو حصہ ہوتا ہے جس سے تالا لگایا جاتا ہے اس کے دونوں طرف آپ دھاگا باندھ لیجیے اور پھر سورہ یٰسین پڑھنی

شروع کریں۔ یہ سات مبین والا عمل اسی طریقے سے پڑھیے اور جب سورہ یٰسین پوری ہو جائے تو پھر اس تالے پر پھونکیں اور تالا کو کھٹ کرکے بند کر دیجیے، اب تالا بند ہو گیا اب حاملہ عورت کے پیٹ پر اس کو باندھ دیا جائے، لیکن یاد رکھیے جب نواں مہینہ پورا ہو اور بچے کی ولادت کا وقت قریب آجائے تو اس کو ہٹا دیں۔ تو اس سے بڑی حفاظت رہتی ہے۔ یہ بہت مجرب عمل ہے۔

سورة یٰس حفظ کرنے کے فضائل

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خواہش ہے کہ میرا جی چاہتا ہے کہ میرے ہر امتی کے دل میں سورہ یٰسین ہو۔ تو سب اس کو حفظ کرلیں، وجہ اس کی کیا ہے؟ کیا ہم نے وجہ سوچی ہے؟ ایک وجہ یہ سمجھ میں آتی ہے کہ سورہ یٰسین پڑھنے والے کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ سورہ یٰسین پڑھنے پر دس قرآن کا ثواب ملتا ہے۔ سورہ یٰسین پڑھنے والے کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور جو یہ عمل کرتا ہو گا تو اللہ کے ہاں اس کی مغفرت ہو جائے گی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہی چاہتے ہیں کہ میرا ہر امتی جہنم سے بچ کر جنت میں چلا جائے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ میرے ہر امتی کے دل میں سورہ یٰسین ہو۔ تاکہ وہ اللہ کے عذاب سے بچ جائے، جنت کا مستحق ہو جائے، جب یاد ہو گی تو پڑھنے کا بھی جی چاہے گا تو پڑھتا رہے گا اور اللہ کے ہاں اس کی مغفرت کے فیصلہ ہوتے رہیں گے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو چاہتے ہی یہی ہیں کہ کہ کوئی امتی جہنم میں نہ جائے۔

طریقہ اس کا یہ ہے اور یہ وہ طریقہ بتا رہا ہوں کہ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہمارے دادا شیخ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ کے آخری خلیفہ تھے۔ انہوں نے اس طریقے سے پچیاسی سال، نوے سال کے بزرگوں کو یعنی نوے سال کے جو بوڑھے لوگ تھے ان کو قرآن حفظ کروا دیا تھا۔ اور وہ طریقہ کیا ہے؟ ایک آیت روزانہ آپ یاد کرلیں اور دن بھر اس کو چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے اسی آیت کو پڑھتے رہیے۔ نماز میں ابھی پانچ منٹ باقی ہیں تو بس وہی آیت شروع کر دیں۔ نماز کے بعد کچھ وقت پھر بیٹھ کر وہ آیت پڑھ لی۔ اب دن بھر آپ نے

یہ آیت پڑھی اور سوتے وقت پھر پڑھ لی۔ اس طرح یہ آپ کو ازبر ہو جائے گی۔ قرآن کا یہ معجزہ ہے کہ اس کو آپ بار بار پڑھتے رہیں تو یہ یاد ہو جاتا ہے، تو ایک آیت یاد ہو گئی۔ اب اگلے دن دوسری آیت اس طرح یاد کرلی۔ اب دونوں آیتوں کو دہرالیا پہلے والی آیت اور یہ والی آیت بھی ملالیں۔ پھر تیسرے دن تیسری آیت۔ یایوں کر لیجیے کہ ایک ہی آیت روزانہ پورا دن پڑھتے رہیے اور ایک یا دو دفعہ پچھلی والی آیتیں بھی ملا کر پڑھ لیں تا کہ وہ بھی یاد رہے۔ تو اسی طریقے سے آپ کو سورہ یٰسین یاد ہو جائے گی۔ بس مہینے ڈیڑھ مہینے میں ان شاء اللہ یاد ہو جائے گی۔ اور پھر اس کا معمول بنا لیجیے صبح کے وقت پڑھ لیا، فجر کے بعد سورہ یٰسین کی تلاوت ہو گئی تو بس سارے دن میں اللہ پاک برکت عطا فرمادیں گے تو اس کو کسی نہ کسی طرح یاد کرلیں اور یاد کرنے کا ایک آسان طریقہ یہ ہی ہے۔ آپ ایک ایک آیت یاد کرتے رہیے اگر کسی کو مشکل ہے تو ایک ایک آیت یاد کرلیں، اور اگر کسی کو زیادہ یاد ہو جاتا ہے تو وہ زیادہ آیات بھی یاد کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم سے محبت نصیب فرمائے اور اپنے کلام کی محبت ہم سب کے دلوں میں ڈال دے۔ آمین۔

دعا

الحمدللہ رب العالمین-سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم،

جزی اللہ عنا سیدنا محمداً ما ھواھلہ

اے اللہ ہم سب کی اور پوری امت کی مغفرت فرمادیجئے۔ اے اللہ بے حساب مغفرت فرمادیجئے۔ اے اللہ ہم سب کے گناہوں کو معاف فرمادیجئے۔ اے اللہ گناہوں سے نفرت نصیب فرمادیجئے۔ نیکیوں سے محبت نصیب فرمادیجئے۔ اپنی اطاعت نصیب فرمادیجئے۔ نفس اور شیطان کی غلامی سے اے اللہ ہم سب کو نکال لیجئے۔ اپنی اور اپنے حبیب سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی غلامی نصیب فرمادیجئے۔ اے اللہ اتباع سنت نصیب فرمادیجئے۔ اے اللہ! ہماری غفلتوں کو دور فرمادیجئے۔ اے اللہ ہمارے دل بدل دیجئے۔ اے اللہ وہ محبت سے بھرا ہوا دل جو آپ اپنے دوستوں کو نصیب فرماتے ہیں اے اللہ! ہمیں بھی نصیب

فرمادیجیۓ۔اے اللہ ہم سب کو اپنی اطاعت کے لیے، اپنی فرمانبرداری کے لیے خوب خوب صحت، عافیت، تندرستی، توانائی نصیب فرمادیجیۓ ۔اے اللہ جسمانی بیماریوں سے بھی ہماری حفاظت فرمادیجیۓ۔سلامتی ایمان، سلامتی اعضاء کے ساتھ زندہ رکھیے۔اے اللہ سلامتی ایمان اور سلامتی اعضاء کے ساتھ ہمیں اپنے اپنے وقت پر موت نصیب فرمادیجیۓ۔اے اللہ جو مانگا ہے وہ بھی عطا فرمادیجیۓ اور جو نہ مانگ سکے وہ بھی عطا فرمادیجیۓ۔اے اللہ جتنے بھی مریض ہیں سب مریضوں کو نیک اعمال کے لیے شفاء کاملہ و عاجلہ و مستمرہ نصیب فرمادیجیۓ۔اے اللہ جتنے بھی مرحومین ہیں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر اب تک جتنے ایمان والے اس دنیا سے رخصت ہوگئے سب کی بے حساب مغفرت فرمادیجیۓ۔جن کی آپ نے مغفرت فرمادی ان کے درجات کو بلند فرمادیجیۓ۔اے اللہ جو مانگا ہے وہ بھی عطا فرمادیجیۓ اور جو نہیں مانگا ہے وہ اپنے فضل و کرم سے بغیر مانگے ہی عطا فرمادیجیۓ۔

صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وعلی اٰلہ واصحابہ واھل بیتہ اجمعین،آمین،آمین برحمتك یا ارحم الرحمین۔

حوالہ جات

(۱)۔۔۔۔تاریخ دمشق لابن عساکر (199/54):

[11447] أنبأنا أبو الحسن علي بن المسلم ثنا عبد العزيز بن أحمد أنبأنا تمام بن محمد أنبأنا أبو يعقوب الأذرعي حدثنا أبو بكر محمد بن عثمان الأذرعي حدثنا أبو عبيد محمد بن حسان الأذرعي ثنا محمد بن خالد ثنا كثير بن سليم قال سمعت أنس بن مالك يقول قال رسول الله (صلى الله عليه وسلم) في الجنة نهر يقال له الريان عليه مدينة من مرجان لها سبعون ألف باب من ذهب وفضة لحامل القرآن

الدر المنثور في التفسير بالمأثور (95/1):

أخرج ابْن عَسَاكِر فِي تَارِيخه عَن أنس مَرْفُوعا فِي الْجنَّة نهر يُقَال لَهُ الريان عَلَيْهِ مَدِينَة من مرجان لَهَا سَبْعُونَ ألف بَاب من ذهب وَفِضة لحامل الْقُرْآن

(۲)۔۔۔الدر المنثور في التفسير بالمأثور (38/7):

سُورَة (يس) تدعى فِي التَّوْرَاة (المعمة) تعم صَاحبهَا بِخَير الدُّنْيَا وَالْآخِرَة وتكابد عَنهُ بلوى الدُّنْيَا وَالْآخِرَة وتدفع عَنهُ أهاويل الدُّنْيَا وَالْآخِرَة وتدعى (المدافعة القاضية) تدفع عَن صَاحبهَا كل سوء وتقضي لَهُ كل حَاجَة

(٣)---سنن الدارمي (4/2150):

3461 - حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ خَيْثَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ قَرَأَ يس فِي صَدْرِ النَّهَارِ، قُضِيَتْ حَوَائِجُهُ»

(٤)....مسند البزار = البحر الزخار (13/479):

7282- حَدَّثنا إسماعيل بن عَبد الله، حَدَّثنا قتيبة، حَدَّثنا حُمَيد بْنُ عَبد الرَّحمَن، عَن الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَن هَارُونَ عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ، عَن قَتادة، عَن أَنَس؛ أَن النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيه وَسَلَّم قَالَ: لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبٌ وَقَلْبُ الْقُرْآنِ {يس}.

......الكنى والأسماء للدولابي (3/974):

1709 - أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ: أَنْبَأَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ هَارُونَ أَبِي مُحَمَّدٍ، عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبٌ، وَقَلْبُ الْقُرْآنِ يس»

.....مصنف عبد الرزاق الصنعاني (3/372):

6009 - عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا يُحَدِّثُ " أَنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبٌ وَقَلْبُ الْقُرْآنِ يس وَمَنْ قَرَأَهَا فَإِنَّهَا تَعْدِلُ الْقُرْآنَ

(٥).... كشف الأستار عن زوائد البزار (3/87):

2305 - حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوَدِدْتُ أَنَّهَا فِي قَلْبِ كُلِّ إِنْسَانٍ مِنْ أُمَّتِي» يَعْنِي: يس.

قَالَ الْبَزَّارُ: لا نَعْلَمُهُ يُرْوَى إِلا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِهَذَا الإِسْنَادِ، وَإِبْرَاهِيمُ لَمْ يُتَابَعْ عَلَى أَحَادِيثِهِ، عَلَى أَنَّهُ قَدْ حَدَّثَ عَنْهُ أَهْلُ الْعِلْمِ.

(٦) .... مجمع الزوائد ومنبع الفوائد لنور الدين الهيثمي - (ج 7/ص 151)

11163 - عن أبي هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إن الله قرأ: {طه} و{يس} قبل أن يخلق آدم بألف عام فلما سمعت الملائكة القرآن قالوا: طوبى لأمة ينزل هذا عليها وطوبى لأجواف تحمل هذا وطوبى لألسن تكلم بهذا

- رواه الطبراني في الأوسط وفيه إبراهيم بن مهاجر بن مسمار وضعفه البخاري بهذا الحديث ووثقه ابن معين

..... جمع الجوامع أو الجامع الكبير للسيوطي - (ج 1/ص 8587)

2373) إن الله قرأ طه ويس قبل أن يخلق آدم بألف سنة فلما سمعت الملائكة القرآن قالت طوبى لأمة ينزل هذا عليها وطوبى لأجواف تحمل هذا وطوبى لألسن تتكلم هذا (الدارمي، وابن أبي عاصم، وابن خزيمة، والعقيلي، والطبراني في الأوسط، وابن عدي، وابن مردويه، والبيهقي في شعب الإيمان، والخطيب في المتفق والمفترق عن أبي هريرة. قال العقيلي: فيه إبراهيم بن المهاجر بن مسمار منكر الحديث، وأورده ابن الجوزي في الموضوعات وتعقبه ابن حجر. الديلمي عن أنس)

حديث أبي هريرة: أخرجه الدارمي (547/2، رقم 3414)، وابن أبي عاصم (269/1، رقم 607)، وابن خزيمة في التوحيد (ص 236)، والعقيلي (66/1، ترجمة 65 إبراهيم بن المهاجر بن مسمار)، وقال: قال البخاري: منكر الحديث. والطبراني في

الأوسط (133/5، رقم 4876)، قال الهيثمي (56/7): فيه إبراهيم بن مهاجر بن مسمار، وضعفه البخاري بهذا الحديث، ووثقه ابن معين. وابن عدي (216/1، ترجمة 60 إبراهيم بن مهاجر بن مسمار)، والبيهقي في شعب الإيمان(476/2، رقم 2450)، وابن الجوزي في الموضوعات (155/1، رقم 238). وأورده ابن حبان في الضعفاء (108/1، ترجمة 18 إبراهيم بن مهاجر)، وقال: هذا المتن موضوع. والديلمي (162/1، رقم 601)، والرافعي (475/2)، والذهبي في السير (691/10)، وقال: هذا حديث منكر فابن مهاجر وشيخه ضعيفان.

(٧)....مشكاة المصابيح - (ج 1/ص 492)

وعن معقل بن يسار المزني رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "من قرأ (يس) ابتغاء وجه الله تعالى غفر له ما تقدم من ذنبه فاقرؤوها عند موتاكم". رواه البيهقي في شعب الإيمان

(٨)....شعب الإيمان لأبو بكر البيهقي - (ج 2/ص 481)

2466 - أخبرنا علي بن أحمد بن عبدان أنا أحمد بن عبيد الصفار ثنا المعتمر عن طالوت بن عباد ثنا سويد أبو حاتم عن أبي سليمان التيمي عن أبي عثمان أن أبا هريرة قال من قرأ يس مرة فكأنما قرأ القرآن عشر مرات و قال أبو سعيد: من قرأ يس مرة فكأنما قرأ القرآن مرتين قال أبو هريرة: حدث أنت بما سمعت و أحدث أنا بما سمعت

(٩)....أحاديث ومرويات في الميزان لمحمد عمرو عبد اللطيف - (ج 2/ص 5)

قال الحافظ أبو بكر البيهقي، رحمه الله، في «الشعب» (2467): «أخبرنا أبو الحسين بن بشران، أنا إسماعيل بن محمد الصفار، ثنا سعدان بن نصر، ثنا معمر عن الخليل بن مرة عن أيوب السختياني عن أبي قلابة قال: من حفظ عشر آيات من الكهف عصم من فتنة الدجال، ومن قرأ الكهف في يوم الجمعة حفظ من الجمعة إلى الجمعة، وإن أدركه الدجال لم يضره، وجاء يوم القيامة ووجهه كالقمر ليلة البدر، ومن قرأ يس غفر له، ومن قرأها وهو جائع شبع، ومن قرأها وهو ضال هدى، ومن قرأها وله ضالة وجدها، ومن قرأها على طعام خاف قلته كفاه، ومن قرأها عند ميت هون عليه، ومن قرأها عند امرأة عسر (1) عليها ولدها يسر عليها، ومن قرأها فكأنما قرأ القرآن إحدى عشرة مرة. ولكل شيء قلب، وقلب القرآن يس». وقال البيهقي، عقبه،: «هذا نقل إلينا بهذا الإسناد من قول أبي قلابة، وكان من كبار التابعين، ولا يقوله، إن صح ذلك عنه، إلا بلاغاً». قلت: كذا قال، عفا الله عنه، وما صح هذا الكلام عن أبي قلابة، رحمه الله، بل هو ظاهر النكارة لاسيما العبارات المتعلقة منه بفضل يس، وإسناده واهٍ، الخليل بن مرة، قال البخاري: «فيه نظر» وقال، أيضاً، هو وابن حبان: «منكر الحديث» وقال ابن عدي: «ضعيف جداً». وقد تعرضتُ له، بأطول مما هنا، في «تبييض الصحيفة» (48/2) وأما معمّر، بالتشديد، فهو ابن سليمان الرقي أبو عبد الله الكوفي كما قال الدكتور عبد العلي عبد الحميد حامد محقق الطبعة الهندية لـ«الشعب» جزاه الله خيراً وحفظه، وهو: «ثقة فاضل، أخطأ الأزدي في تليينه، وأخطأ من زعم أن البخاري أخرج له» كما في «التقريب» (6815).

(١٠)....مشكاة المصابيح مع شرحه مرعاة المفاتيح - (ج 5/ص 632)

عن أبي الدرداء وأبي ذر قالا: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ما من ميت يموت فيقرأ عنده يس إلا هون الله عليه- انتهى.

سبل السلام شرح بلوغ المرام - (ج 7/ص 4)

قال أحمد في مسنده: حدثنا أبو المغيرة: حدثنا صفوان قال: كانت المشيخة يقولون: إذا قرئت يس عند

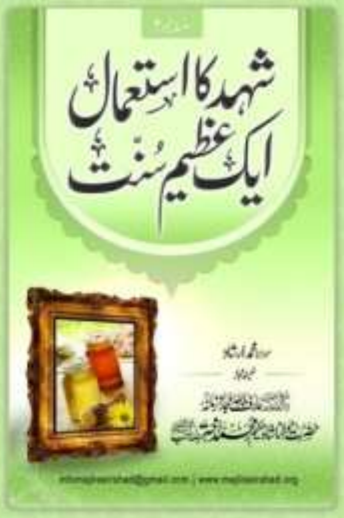
الميت خفف عنه بها. وأسنده صاحب الفردوس عن أبي الدرداء وأبي ذر قالا: قال رسول الله صَلّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلّم: "ما من ميت يموت فيقرأ عنده يس إلا هوّن الله عليه" اهـ. وهذان يؤيدان ما قاله ابن حبان من أن المراد به المحتضر وهما أصرح في ذلك مما استدل به.

(١١)---اس قسم کے واقعات تاریخ میں موجود ہیں۔ مثال کے طور پر ایک یہ ہے۔ إطراف المسند المعتلى بأطراف المسند الحنبلی - (ج5/ص174)

6889 - حديث: أنهم حضروا عند غضيف بن الحارث اليماني حين اشتد سوقه، فقال: كل منكم أحد يقرأ يس ؟.... الحديث -[175]-. (4: 105) حدثنا أبو المغيرة، ثنا صفوان... فذكره، قال: فقرأها صالح بن شريح، فلما بلغ أربعين منها قبض، قال: وكان المشيخة يقولون: إذا قرئت عند الميت خفف عنه بها. وله حديث آخر في حرف الحاء تقدم في ترجمة الحارث بن غضيف (ح 2144م).

متوقع مطبوعات





راحیل: 0321-26777501